بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقشِ آغاز

ملک کے موجودہ بحران میں بہی خواہانِ ملت کا لائحہ عمل۔

طاعون ایک وبا، حقیقت اور عبرت۔

اور ماہنامہ الحق کا سالِ نو۔

مملکتِ عزیز پاکستان میں ایک بار پھر سیاسی انارکی، بدامنی، خانہ جنگی اور ہڑتالوں کا سلسلہ چل پڑا ہے۔ پی پی پی نے لانگ مارچ سے جس کام کی ابتداء کی تھی، ٹرین مارچ، پہیہ جام ہڑتال اور تحریک نجات اسی سلسلۂ سیاست کے نقد ثمرات اور مسلسل کڑیاں ہیں، جو مزید بڑھتی چلی جائیں گی جب تک کہ مروّجہ نظام کا یکسر خاتمہ نہیں کردیا جاتا۔

ہم خالصتہً دینی اور اسلامی نقطۂ نظر سے علی الاعلان دونوں سے اپنی براءت کا اعلان کرتے ہیں کہ دینِ حق کی بالادستی اور نفاذِ شریعت کے امکانات کے استرداد پر دونوں متفق ہیں۔

موجودہ حالات میں خالصتہً دینی کاز اور دینی دعوت کا کام کرنے والوں کے لیے گویا بارش کا موسم آگیا ہے اور ٹھنڈی ہواؤں کے ساتھ کالے بادل فضا میں منڈلانا شروع ہوگئے ہیں اور خدا کا فرشتہ خاموش زبان میں یہ اعلان کر رہا ہے کہ کون ہے جو اپنا بیج زمین میں ڈالے تاکہ خدا سارے کائناتی نظام کو اس کی موافقت میں جمع کردے اور اس کے بعد اس کے بیج کو سات سو گنا زیادہ فصل کی صورت میں اس کی طرف لوٹائے۔

پاکستان میں ایسا ہی کچھ معاملہ آج نظامِ شریعت کے نفاذ و ترویج اور اس کی دعوت و تبلیغ کا بھی ہے خدا نے آج سارے اسباب دین کی موافقت پر جمع کردیئے ہیں لوگوں نے تمام نظام آزما لیے ہیں۔ پارلیمانی نظام بھی، صدارتی نظام بھی، مارشلائی نظام بھی، مسلم لیگ بھی، پیپلز پارٹی بھی۔ گریجویٹ بھی، وکلاء بھی، سیاست دان بھی، سرمایہ دار بھی اور کارخانے دار بھی ـــــ نصف صدی کی گردش کے بعد زمانے نے فیصلہ کی بنیاد فراہم کردی ہے جو عین ہمارے حق میں ہے۔

اب ان امکانات کو بروئے کار لانے کے لیے ضرورت ہے کہ کچھ خدا کے بندے اٹھیں جو صرف خدا ہی کی رضا کے لیے غلبۂ اسلام اور نفاذِ شریعت کے مشن کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیں جو لوگ اپنے آپ کو اس مشن کے حوالے کر دیں گے ان کے لیے خدا کا وعدہ ہے کہ وہ ان کے عمل کا سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ انعام آخرت میں لوٹائے گا اور اسی کے ساتھ اگر اللہ نے چاہا تو موجودہ دنیا میں بھی نقد ثمرہ اور انقلاب آفریں نتیجہ سے نوازے گا۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ	اگر وہ قائم رکھتے تورات اور انجیل کو
وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن	اور اس کو جو کہ نازل ہوا ان پر ان
رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ	کے رب کی طرف سے تو کھاتے اپنے اوپر سے
وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم	اور پاؤں کے نیچے سے۔

پاکستان کی تاریخ شدید بحرانوں سے گزری ہے اور اب ایک جدید مرحلے کا آغاز ہوتا ہے معلوم نہیں کہ وہ کون لوگ ہیں جو اس مرحلے کو شروع کرنے کی سعادت کریں گے۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ آج اس سے بڑا کوئی کام نہیں اور آج اس سے بڑا کوئی میدانِ عمل نہیں جس میں قوت والے اپنی قوت لگائیں، فکر و عمل کی صلاحیتیں صرف کر دیں اور حکمت و تدبر اور دانشمندی و موقع شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے میدانِ عمل میں کود پڑیں۔ مگر یہ قیمتی سعادت کسی کو سستے داموں نہیں مل سکتی یہ تو اسی خوش نصیب روح کا حصہ ہے جو حقیقی معنوں میں خدا کا مومن بندہ ہونے کا ثبوت دے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آدمی اپنی عام دنیادارانہ زندگی کے ساتھ کچھ اسلامی عملیات کا جوڑ لگا لے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اسلام ہی آدمی کی پوری زندگی بن جائے، اسلام ہاتھ کی چھنگلیا نہیں بلکہ وہ آدمی کا پورا ہاتھ ہے۔ اس منزل کے حصول کا یہ راستہ بھی نہیں کہ آدمی "خدائی فوجدار" بن کر کھڑا ہو جائے اور صرف حکمرانوں کے خلاف اپوزیشن کا پارٹ ادا کرنے کو اسلام کا کمال سمجھنے لگے۔ یا حکومت کا حصہ بن کر اپوزیشن کو رگیدتا رہے اور کہے کہ بس یہی عین اسلام ہے۔ بلکہ اس منزلِ سعادت کو وہ لوگ حاصل کریں گے جن کے سینے میں اسلام ایک نفسیاتی طوفان بن کر داخل ہوا ہو جو خدا کو اتنا قریب پائیں کہ اس سے ان کی سرگوشیاں جاری ہو جائیں جن کی تنہائیاں خدا کے فرشتوں سے آباد رہتی ہوں جن کے اسلام نے ان کی زبان میں خدا کی لگام دے رکھی ہو اور جن کے ہاتھوں اور پاؤں میں خدا کی بیڑیاں پڑی ہوئی ہوں اور جن کے اسلام نے ان کو حشر کی آمد سے پہلے حشر کے میدان میں کھڑا کر دیا۔

اسلامی انقلاب کا نعرہ ایک فیشن بن چکا ہے جو مروّجہ سیاست کی راہ سے نہیں خالص دعوت و تبلیغ کی راہ سے آتا ہے کسی معاشرہ میں جب قابل لحاظ تعداد ایسے افراد کی جمع ہو جائے جو اللہ کے لیے جینا اور اللہ کے لیے مرنا چاہتے ہوں تو قدرتی طور پر وقت کی سیاست اور تمدّن پر انہی کا غلبہ ہو جاتا ہے اسلامی سیاست، اسلامی انقلاب اور اسلامی نظام نام ہے ایسے لوگوں کے ہاتھ میں اقتدار آنے کا جو اللہ کے آگے اپنے کو بے نفس کر چکے ہوں، جنہوں نے اپنی "انا" یعنی "میں" کو خدا تعالیٰ کی عظیم تر "انا" یعنی "وہ ہیں" میں گم کر دیا ہو جن کے جذبات اور احساسات آخرت سے اتنا زیادہ متعلق ہو جائیں کہ دنیا میں ان کا کوئی حوصلہ باقی نہ رہے جو دوسروں کے دل کے درد کو اپنے سینہ میں محسوس کرتے ہوں، ایسے ہی افراد اسلامی نظام قائم کرتے ہیں۔ اور ایسے افراد اس وقت بنتے ہیں جبکہ ہر قسم کے دنیوی مقصد سے بلند ہو کر خالص خدا کی رضا اور آخرت کے لیے تحریک چلائی جائے۔

اس کے برعکس اگر نعروں اور جلسوں کے زور پر کوئی انقلاب برپا کیا جائے وہ انقلاب نہیں ایک ہڑبونگ ہوگا جہاں اسلام کے نعرے تو بہت ہوں گے مگر اسلام کے عمل کا کہیں وجود نہیں ہوگا ایسے لوگ حق کے تقاضوں کا نام لیں گے مگر عملاً اپنے گروہ کے تقاضوں کے سوا کوئی چیز ان کے سامنے نہ ہوگی وہ انقلاب اسلامی کے ہنگامے برپا کریں گے مگر حقیقتاً ان کا مدعا یہ ہوگا کہ دوسروں کو تخت سے ہٹا کر خود اس پر قابض ہو جائیں، یا اپنی کسی حلیف جماعت کو قبضہ دلا دیں اور اس کے بدلے تھوڑا سا مفاد حاصل کر لیں، وہ انسانیت اور اخلاق کے نام پر جلسوں اور تقریروں کی دھوم مچائیں گے مگر اس کا مقصود صرف یہ ہوگا کہ ایک خوبصورت عنوان پر اپنی قیادت کی شان قائم کریں۔ اسلامی انقلاب کی واحد لازمی شرط بغیر انانیت اور گروہ بندی اور حزبی تعصب کے کار آمد اور مخلص انسانوں کی فراہمی ہے اور موجودہ مروّجہ طرز کی تحریکوں سے سب سے کم جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ یہی ہے بلکہ سیاسی اور قومی انداز کی مروّجہ تحریکیں تو انانیت، جاہ پسندی، اقتدار پرستی اور حزبی جتھہ بندی کی غذا ہیں یہ تحریکیں خارجی انقلاب کو نشانہ بناتی ہیں مگر افراد کے اندر ذہنی فکری اور شعوری انقلاب اور کردار پر توجہ نہیں دیتیں کردار ہمیشہ فکری شعوری باطنی اور ذہنی محرک سے پیدا ہوتا ہے، خارجی محرک سے نہیں۔ کوئی آدمی دوسرے کے لیے نہیں کماتا لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ اسی طرح کوئی آدمی کسی بیرونی محرک کے لیے باکردار بھی نہیں بنتا۔ جو لوگ "اسلامی انقلاب" اور "نظام" کے نام پر افراد سے باکردار بننے کی اپیلیں کرتے ہیں وہ صرف اپنی سطحیت کا ثبوت دیتے ہیں۔